تعلیم القرآن

سُورَةُ الجُمُعَه

لفظی اور بامحاورہ ترجمہ

مقاصد

ہر آیت کی تفسیر سوال وجواب میں

رکوع کا خلاصہ

اپنا جائزہ

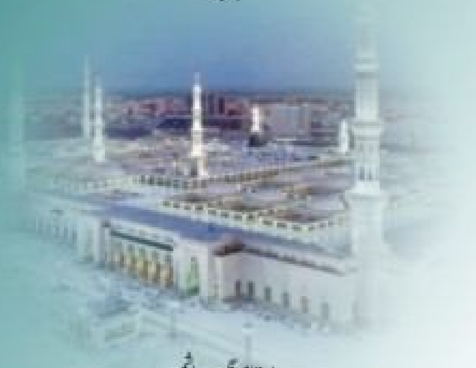

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعلیم القرآن

سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ

استاذہ نگہت ہاشمی

تعلیم القرآن

سُورَۃُ الجُمُعَہ

لفظی اور بامحاورہ ترجمہ

مقاصد

ہر آیت کی تفسیر سوال و جواب میں

رکوع کا خلاصہ

اپنا جائزہ

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : **تعلیم القرآن** (سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ)

مُرتبہ : نگہت ہاشمی

طبع اوّل : اپریل 2009

تعداد : 2100

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 102-H ، گلبرگ III، فون : 0332-5545019

فیصل آباد : 103 سعید کالونی نمبر 1، کینال روڈ، فون : 041-8721851

بہاولپور : 7A، عزیز بھٹی روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، فون : 062-2875199, 2885199

ملتان : 888/G/1، بالمقابل پروفیسرز اکیڈمی، بوسن روڈ، گلگشت، فون : 061-6223646 6220551

ای میل : alnoorint@hotmail.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

النور کی پراڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

مومن کمیونیکیشنز B-48 گرین مارکیٹ بہاولپور، فون نمبر: 062-2888245

قیمت : روپے

فہرست

ابتدائیہ

رکوع ✣1 12

رکوع ✣2 24

ابتدائیہ

سورة الجمعه کیا ہے؟

مسلمانوں کی تربیت کا ایک package ہے۔

رسول کو مُربی کے طور پر اس کام کے لیے مامور کرنا، کتاب کی ذمہ داریوں کو سمجھنا، جمعہ کے آداب کو سمجھنا یہ اس سورۃ کے خاص اہداف ہیں۔

جن لوگوں کو توراۃ دی گئی ان کی مثال گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہو

اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی مثال بہت بُری ہے۔

اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

وہ جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے رسول بھیجا

جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے

انہیں پاک کرتا ہے

انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے

ورنہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

اے ایمان والو! جمعہ کے دن اذان دی جائے تو

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں دینِ حق کو سیکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

کچھ اس کتاب کے بارے میں

اس سورۃ کو باقاعدہ سیکھنے کا شوق رکھنے والوں کے لیے النور انٹرنیشنل نے سورۃ کی الگ کتاب پرنٹ کروائی ہے جس میں ہر رکوع کے تحت اس کا لفظی ترجمہ، بامحاورہ ترجمہ، رکوع کے مقاصد، تفسیر، رکوع ایک نظر میں اور اپنے جائزے کے سوالات شامل کیے گئے ہیں۔

1۔**لفظی ترجمہ**: قرآنِ حکیم کو سیکھنے کا حق ادا کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے درست اور مستند مفہوم کو سمجھنے کے لیے لفظی ترجمے کو سیکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کتاب میں آیت کے ہر لفظ کے نیچے اس کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے تا کہ یاد کرنے میں آسانی ہو۔

2۔**بامحاورہ ترجمہ**: لفظی ترجمے کو ترتیب دے کر بامحاورہ جملہ آیت کا مطلب سمجھنے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اس کتاب میں ہر آیت کے لفظی ترجمے کے نیچے الگ لائن میں اس کا بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے۔

3۔**مقاصد**: قرآنِ حکیم کا علم بہت وسعتیں رکھنے والا ہے۔ اس کے مضامین کا احاطہ کرنا انسان کی محدود سوچ کے لیے ممکن نہیں ہے۔ ہر رکوع کے آغاز سے پہلے ہم نے کچھ مقاصد متعین کیے ہیں تا کہ سوچ کچھ نکات پر مرتکز رہے اور سیکھنے کا آغاز ذہنی تیاری کے ساتھ کیا جائے۔

4۔**تفسیر (سوال وجواب کی صورت میں)**: ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے۔ یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رُک کر سوچتا ہے۔ سوال وجواب کے انداز میں سیکھنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہوجاتا ہے اور دل جمتا ہے۔ اس کتاب میں سورۃ الجمعہ کی ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اُٹھایا گیا ہے اور نکات [points] کی صورت میں ان کا جواب قرآنِ حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

رکوع کا موضوع: ہر رکوع کو ایک موضوع دیا گیا ہے جو اس میں بیان ہونے والے مضامین کا تعارف کرواتا ہے اور اس کی وجہ سے پوری سورۃ کا ایک نظر میں جائزہ لینا آسان ہوجاتا ہے۔

7۔**رکوع ایک نظر میں**: ہر رکوع کے اختتام پر اس کا جائزہ ہے جس میں رکوع کے موضوعات اور آیات کا ان سے ربط نکھر کر سامنے آجاتا ہے اور یوں رکوع کے بنیادی نکات کو یاد کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

تعلق باللہ کے توسط سے اللہ رب العزت کی ذات کے ساتھ سچا رشتہ قائم ہوتا ہے۔

تعلق بالرسول ﷺ کے توسط سے اپنی ذات پر رسول اللہ ﷺ کے احسانات کا ادراک ہوتا ہے اور ان سے راہ نمائی لینے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

پسندیدہ اور ناپسندیدہ رویوں کی نشاندہی سے زندگی کو اللہ تعالیٰ کی چاہت کا رنگ دینا ممکن ہوجاتا ہے۔

مقصدِ زندگی سے اپنی زندگی کو صحیح راستے پر ڈالنے کی لگن پیدا ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے مشن کا ساتھ دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

5۔**ہم کیا کریں؟**: کتاب کی گہرائیوں تک پہنچنا بھی اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب ایک انسان عملی تجربات سے گزرے۔ سورۃ الجمعہ کے ہر رکوع کے بعد عملی نکات بتائے گئے ہیں تا کہ عمل کا آغاز ہوجائے۔

6۔ جائزے کے سوالات: جہاں تفسیر سے ایمان ملتا ہے وہاں اسے عمل میں شامل کرنے کے لیے احتساب کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ہر رکوع کے بعد جائزے کے سوالات دیئے گئے ہیں جن کے تحت اپنا تجزیہ کرنا ممکن ہوجاتا ہے۔

اس کتاب سے انفرادی طور بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے لیکن اجتماعی طور پا با قاعدہ سیکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ ہر رکوع کے بعد اس کی دوہرائی کرتے ہوئے ترجمہ اور تفسیر سنا اور سنایا جاسکتا ہے، اپنے عمل کی کمی کے اسباب کا جائزہ لیا جاسکتا ہے اور عمل کی بہتری کے لیے پختہ ارادہ کیا جاسکتا ہے۔ایک ماحول میں پڑھتے ہوئے انسان کو زیادہ حوصلہ ملتا ہے اور اپنی آئندہ زندگی کے لیے وہ زیادہ اچھے فیصلے کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔اس لیے اس سورۃ کو باقاعدہ سیکھنے کے لیے اجتماعی مجالس (کلاسز)arrange کی جاسکتی ہیں۔اس کے لیے آپ النور ساؤنڈ ویژن کی ریکارڈڈ ''سورۃ الجمعہ'' کی سی ڈی سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں جس میں مندرجہ بالا نکات کے تحت محترمہ نگہت ہاشمی کے لیکچرز موجود ہیں۔

النور پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة الجمعة (تعارف)

مکی سورۃ ہے۔اس کے دو رکوع اور گیارہ آیات ہیں۔ یہ سورۃ سورۃ الصّف کے بعد نازل ہوئی۔

نام:

سورۃ کا نام آیت 9 سے ماخوذ ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (9)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔(9)

مرکزی موضوع:

مسلمانوں کی تربیت

موضوعات کی وضاحت:

پہلا حصہ

نبی کریم ﷺ کی دعوت کو قبول کریں۔

1۔اُمیوں میں آخری نبی کا بھیجا جانا بہت بڑا اعزاز ہے۔

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ (2) وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (3) ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (4)

وہی ہے جس نے اُمّیوں میں ایک رسول اُن ہی میں سے بھیجا جو اُنہیں اُس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُن کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔(2) اور ان میں سے بعد میں آنے والوں (کے لیے) بھی جو ان سے ابھی نہیں ملے۔ اور وہ غالب ہے، حکمت والا ہے۔(3) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(4)

2۔امانت کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے یہودیوں کی مثال دی گئی کہ انہوں نے امانت اٹھانے سے انکار کیا تو اب تورات اٹھائے پھرتے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (5)

اُن لوگوں کی مثال جن پر تورات کی ذمہ داری ڈالی گئی، پھر انہوں نے یہ ذمہ داری نہیں اٹھائی، (اُن کی) مثال گدھے کی سی ہے جو کتابیں اُٹھاتا ہے۔ بہت بُری مثال ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(5)

3۔ یہودیوں کو چیلنج کہ سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔

دوسرا حصہ

مسلمانوں کی جماعت کی تربیت

1۔ جمعہ کی اہمیت اور آداب سکھائے گئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (9) فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (10)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تم سب کے لیے بہتر ہے اگر تم سب جانتے ہو۔(9) پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے تلاش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تم سب کامیاب ہو جاؤ۔(10)

2۔ مدینہ میں پیش آنے والے ایک واقعے کا ذکر جس کے ذریعے مسلمانوں کی ذہنی اور نفسیاتی تطہیر کا کام لیا گیا۔ ان کے جذبات، میلانات، دولت سمیٹنے کی عادت جو اس امانت کی ادائیگی کے راستے میں حائل تھیں، ان کی اصلاح کی گئی۔

رکوع نمبر: 1

ایاتھا ١١	٦٢ سُوْرَۃُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٠	رکوعاتھا ٢

سورۃ الجمعہ مدنی ہے اس میں گیارہ آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو وسیع رحمت والا، رحم کرنے والا ہے۔

يُسَبِّحُ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ
وہ تسبیح کرتی ہے	اللہ تعالیٰ کے لیے	جو	آسمانوں میں ہے	اور جو	زمین میں ہے
اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔					

الْمَلِكِ	الْقُدُّوْسِ	الْعَزِيْزِ	الْحَكِيْمِ ١	هُوَ	الَّذِيْ	بَعَثَ
بادشاہ	سب عیبوں سے پاک	غالب	حکمت والا	وہ	جو	اس نے بھیجا
بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، غالب ہے، حکمت والا ہے۔ (1) وہی ہے جس نے						

فِي الْاُمِّيّٖنَ	رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِهٖ
اُمیوں میں	ایک رسول	اُن میں سے	وہ پڑھ کر سناتا ہے	اُن پر	اُس کی آیات
اُمّیوں میں ایک رسول اُن ہی میں سے بھیجا جو اُنہیں اُس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے					

وَيُزَكِّيْهِمْ	وَيُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ ۗ	وَاِنْ	كَانُوْا
اور وہ تزکیہ کرتا ہے اُن کا	اور وہ تعلیم دیتا ہے اُن کو	کتاب کی	اور حکمت کی	حالانکہ یقیناً	تھے وہ سب
اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ					

مِنْ قَبْلُ	لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢	وَّاٰخَرِيْنَ	مِنْهُمْ	لَمَّا	يَلْحَقُوْا
اس سے پہلے	البتہ کھلی گمراہی میں	اور بعد میں آنے والے	اُن میں سے	ابھی نہیں	وہ ملے
اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔(2) اور اُن میں سے بعد میں آنے والوں (کے لیے) بھی جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔					

بِهِمْ ؕ	وَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝٣	ذٰلِكَ	فَضْلُ	اللّٰهِ
اُن سے	اور وہ	غالب ہے	حکمت والا ہے	یہ	فضل ہے	اللہ تعالیٰ کا
اور وہ غالب ہے، حکمت والا ہے۔(3) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔						

يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ ؕ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ ۝٤
وہ دیتا ہے اُس کو	جس کو	وہ چاہتا ہے	اور اللہ تعالیٰ	فضل والا ہے	بڑے
وہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(4)					

مَثَلُ	الَّذِيْنَ	حُمِّلُوا	التَّوْرٰىةَ	ثُمَّ	لَمْ يَحْمِلُوْهَا
مثال	اُن کی جو	اُن پر ذمہ داری ڈالی گئی	تورات کی	پھر	نہیں اُنہوں نے ذمہ داری اُٹھائی اس کی
اُن لوگوں کی مثال جن پر تورات کی ذمہ داری ڈالی گئی تھی، پھر انہوں نے یہ ذمہ داری نہیں اُٹھائی،					

كَمَثَلِ	الْحِمَارِ	يَحْمِلُ	اَسْفَارًا ؕ	بِئْسَ	مَثَلُ
جیسے مثال ہے	گدھے کی	وہ اُٹھاتا ہے	کتابیں	بہت بُری ہے	مثال
(اُن کی) مثال گدھے کی سی ہے جو کتابیں اُٹھاتا ہے۔ بہت بُری مثال ہے					

الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ	وَاللّٰهُ	لَا
لوگوں کی	جو	انہوں نے جھٹلایا	اللہ تعالیٰ کی آیات کو	اور اللہ تعالیٰ	نہیں
اُن لوگوں کی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ					

يَهۡدِى	الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٥	قُلۡ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	هَادُوۡۤا
وہ ہدایت دیتا	ظالم قوم کو	کہہ دو	اے لوگو	جو	وہ یہودی بن گئے

ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(5) کہہ دو کہ اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو!

اِنۡ	زَعَمۡتُمۡ	اَنَّكُمۡ	اَوۡلِيَآءُ	لِلّٰهِ	مِنۡ دُوۡنِ	النَّاسِ
اگر	تم سب کا گمان ہے	یقیناً تم سب	دوست ہو	اللہ تعالیٰ کے لیے	سوائے	لوگوں کے

اگر تم سب کا گمان ہے کہ لوگوں کے سوا تم سب اللہ تعالیٰ کے دوست ہو

فَتَمَنَّوُا	الۡمَوۡتَ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ ۝٦	وَلَا
پھر سب تمنا کرو	موت کی	اگر	ہو تم سب	سچے	اور نہ

تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔(6) اور

يَتَمَنَّوۡنَهٗۤ	اَبَدًا	بِمَا	قَدَّمَتۡ	اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ	وَاللّٰهُ
وہ تمنا کریں گے اُس کی	کبھی بھی	بوجہ اس کے	وہ آگے بھیج چکے ہیں	اُن کے ہاتھ	اور اللہ تعالیٰ

وہ اس کی کبھی تمنا نہیں کریں گے اُن کاموں کی وجہ سے جن کو اُن کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ

عَلِيۡمٌ ۢ	بِالظّٰلِمِيۡنَ ۝٧	قُلۡ	اِنَّ	الۡمَوۡتَ	الَّذِىۡ
خوب جاننے والا ہے	ظالموں کو	کہہ دو	یقیناً	موت	جو

ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔(7) کہہ دو کہ یقیناً موت جس سے

تَفِرُّوۡنَ	مِنۡهُ	فَاِنَّهٗ	مُلٰقِيۡكُمۡ	ثُمَّ	تُرَدُّوۡنَ
تم سب بھاگتے ہو	اس سے	تو یقیناً وہ	ملنے والی ہے تم سب سے	پھر	تم سب لوٹائے جاؤ گے

تم سب بھاگتے ہو تو یقیناً وہ تم سب سے ملنے ہی والی ہے۔پھر تم

اِلٰى	عٰلِمِ	الْغَيْبِ	وَالشَّهَادَةِ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ
طرف	جاننے والے کے	غیب کے	اور حاضر کے	پھر وہ بتائے گا تم سب کو	اُس کو جو	تھے تم سب
غیب اور حاضر کو جاننے والے کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ پھر وہ تم سب کو بتا دے گا جو کچھ						

تَعْمَلُوْنَ ۝٨ ع
تم سب عمل کرتے
تم سب عمل کرتے تھے۔(8)

مقاصد

اس رکوع کو پڑھنے کے بعد ہمیں اس قابل ہو جانا چاہیے کہ:

1۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو پڑھ کر سنا سکیں۔ (الجمعة:2)

2۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حکمت کی تعلیم دینا سیکھ سکیں۔ (الجمعة:2)

3۔ ایمان والوں کی تربیت کے طریقہ کار کے بارے میں جان سکیں۔ (الجمعة:2)

4۔ کتاب کی ذمہ داریاں نہ اُٹھانے والوں کے بارے میں جان سکیں۔ (الجمعة:5)

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، غالب ہے، حکیم ہے۔"

سوال 1: اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ اس کی صفات الملک، القدوس، العزیز اور الحکیم کا کیا تعلق ہے؟

جواب: سورۃ الجمعہ کی پہلی آیت میں تسبیح کے حکم کی گہری مناسبت اللہ تعالیٰ کی صفات اور جمعہ کے دن کی اہمیت سے ہے۔ اس دن سارے کاموں سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور جمعہ کے دن اپنی تجارت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف آنا چاہیے۔

1۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت الملک سے یہ واضح کیا ہے کہ دنیا کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور دنیا کا مال اسی کے اختیار میں ہے۔ وہی بادشاہ ہے۔ لوگ اس کو چھوڑ کر دنیا کے مال کی طرف بھاگ رہے ہیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ القدوس ہے۔ وہ پاک ہے اور ساری کائنات اس کی پاکی بیان کر رہی ہے اور یہ لوگ اس کی پاکیزگی کو چھوڑ کر کھیل تماشوں اور تجارت کی طرف بھاگ رہے ہیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ العزیز ہے۔ وہ غالب ہے، سب لوگوں سے حساب کتاب لینے والا ہے اور یہ غالب کو چھوڑ کر مغلوب ہونے والی دنیا کے کھیل تماشوں کی طرف بھاگ رہے ہیں جو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔

4۔ اللہ تعالیٰ الحکیم ہے۔ اس نے ناخواندہ قوم سے رسول اٹھایا جو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور جمعہ کے خطبے کا مقصد بھی کتاب وحکمت کی تعلیم ہے اور یہ حکمت بھری کتاب کو چھوڑ کر حقیر دنیا کی طرف بھاگ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یوں اپنی صفات سے اپنی پاکیزگی کا اور جمعہ کے دن کی اہمیت کا شعور دلایا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ②

وہی ہے جس نے اُمّیوں میں ایک رسول اُن ہی میں سے بھیجا جو اُنہیں اُس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُن کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔ (2)

سوال 1: اُمِّيّٖنَ سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: 1۔ اس سے مراد اہلِ عرب ہیں جن کی اکثریت ناخواندہ تھی۔

2۔ اس سے مراد بعض لوگوں کے نزدیک قیامت تک کے تمام لوگ ہیں خواہ وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت سب کے لیے ہے۔

سوال 2: رسول اللہ ﷺ نے کھلی گمراہی کو دور کرنے کے لیے کیا کام کیے؟

جواب: 1۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کی۔

2۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآنِ حکیم کی تعلیم دی۔

3۔ رسول اللہ ﷺ نے حکمت کی تعلیم دی۔

4۔ رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کے نفسوں کا تزکیہ کیا۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اوران میں سے بعد میں آنے والوں (کے لیے) بھی جوان سے ابھی نہیں ملے۔اور وہ غالب ہے، حکمت والا ہے۔(3)

سوال 1: اٰخَرِيْنَ سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: 1۔ اس سے مراد بعد والے عرب ہیں۔

2۔ اس سے مراد وہ لوگ بھی ہیں جو ان سے پہلے آئے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔

سوال 2: لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی اور یہ آیت بھی۔یعنی **یلحقوا** تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ تین بار آپ ﷺ سے پوچھا گیا اور ہم میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھ کر کہا کہ اگر ایمان ثریا کے اندر بھی ہو تو ان لوگوں میں سے بعض لوگ یا ایک شخص اسے پالے گا۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس آیت میں عجمی لوگ شامل ہیں۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات العزیز اور الحکیم کا کیسے شعور دلایا ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات سے جو ابھی ایمان نہیں لائے اپنے العزیز ہونے کا شعور دلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلبہ رکھتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو ملا دے گا جو ایمان لائے۔

2۔ اللہ تعالیٰ الحکیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کو کیا مقام دینا ہے؟ کس کے درجات بلند کرنے ہیں؟

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(4)

سوال 1: اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1۔ اس سے مراد نبوت ہے۔

2۔ اس سے مراد رسالت پر ایمان لانے کی توفیق ملنا ہے۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے اپنے بڑے فضل کا شعور کہاں سے دلایا ہے؟

جواب:1۔اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا کرنے سے بڑے فضل کا شعور دلایا ہے۔
2۔اللہ تعالیٰ نے درجات کی بلندی سے بڑے فضل کا شعور دلایا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۵

اُن لوگوں کی مثال جن پر تورات کی ذمہ داری ڈالی گئی، پھر انہوں نے یہ ذمہ داری نہیں اٹھائی، (اُن کی) مثال گدھے کی سی ہے جو کتابیں اُٹھاتا ہے۔ بہت بُری مثال ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(5)

سوال1:اَسۡفَارًا سے کیا مراد ہے؟

جواب:1۔اَسۡفَارًا سے مراد بڑی کتاب ہے۔
2۔کتاب کو پڑھتے ہوئے اس کے معنی میں سفر کیا جاتا ہے اس لیے کتاب کو سفر کہا جاتا ہے۔

سوال2:بے عمل یہودیوں کے لیے کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

جواب:1۔ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر بہت سی کتابیں لاد دی گئی ہوں۔
2۔جیسے گدھے کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی کمر پر لادی ہوئی کتابوں میں کیا ہے، ایسے ہی بے عمل یہودی ہیں جو تورات کو اٹھائے پھرتے ہیں۔ وہ اسے پڑھنے اور یاد رکھنے کے وعدے کرتے ہیں لیکن نہ اسے سمجھتے ہیں نہ اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔
3۔یہودی تورات میں تحریف اور تبدیلی کرتے ہیں اس لیے یہ گدھے سے بدتر ہیں کیونکہ گدھے کے اندر تو وہ شعور نہیں ہوتا لیکن یہ فہم و شعور رکھنے کے باوجود اس سے کام نہیں لیتے۔
4۔بے عمل یہودیوں کی مثال بہت بری ہے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (الاعراف:179)

اور تحقیق ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے اکثر کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے۔ اُن کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں۔ اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں۔ اور اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ۔ یہی لوگ غافل ہیں۔(179)

سوال3:مسلمانوں کا قرآنِ مجید کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟

جواب:1۔مسلمانوں کا قرآنِ مجید کے ساتھ یہی معاملہ ہے۔ عام افراد تو پڑھنے کی ذمہ داری سے بھی گئے، سمجھنا اور عمل کرنا تو دور کی بات ہے۔
2۔علماء اس کتاب کو پڑھتے اور یاد کرتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔
3۔مسلمان کتاب کی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے۔

سوال4:اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔یہاں ظالموں کاظلم کیا ہے؟وضاحت کریں۔

جواب:1۔ظالموں کاظلم یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کوجھٹلاتے ہیں۔

2۔کتاب کا یا تو علم حاصل نہیں کرتے اور اگر علم حاصل کرتے ہیں تو نہ سمجھتے ہیں،نہ اس کو سچی روح کے ساتھ آگے پہنچاتے ہیں،نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔

سوال5:اللہ تعالیٰ آیات کوجھٹلانے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔اس کی وضاحت کریں۔

جواب:1۔یہاں آیات کوجھٹلانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو آیات کو اٹھائے پھرتے ہیں لیکن اس کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتے۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھاتے۔

2۔آیات کوجھٹلانے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو ان پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن نہ اسے پڑھنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں،نہ سمجھنا،نہ عمل کرنا، نہ دوسروں تک اسے پہنچانا۔

3۔اللہ تعالیٰ آیات کو ان جھٹلانے والوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھاتے جن کا عمل ان کے زبانی دعوے کا ساتھ نہ دیتا ہو۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۶

کہہ دو کہ اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو! اگر تم سب کا یہ گمان ہے کہ لوگوں کے سوا تم سب اللہ تعالیٰ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو اگر تم سب سچے ہو۔(6)

سوال1:اللہ تعالیٰ کے دوست ہونے کے دعوے سے کیا مراد ہے؟

جواب:1۔اس سے مراد یہودیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لاڈلے اور اس کے چہیتے ہیں۔

وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (المآئدہ:18)

اور یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔

2۔اس سے مراد یہودیوں کا دعویٰ بھی ہے کہ یہودیوں کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی (البقرہ:111)

اور انہوں نے کہا کہ کوئی شخص جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ یہودی یا عیسائی نہ ہو۔

سوال2:اللہ تعالیٰ کی دوستی کے دعوے داروں کو موت کی تمنا کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟

جواب:اللہ تعالیٰ کی دوستی کے دعوے داروں کو موت کی تمنا کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ پھر ان کے دعوے کے مطابق انہیں وہ عزت و آرام مل سکے جو ان کے گمان کے مطابق ان کے لیے ہے۔

سوال3:موت کی تمنا کون کرسکتا ہے؟

جواب:موت کی تمنا وہی کرسکتا ہے جس کو یہ معلوم ہو کہ مرنے کے بعد اس کے لیے جنت ہے۔اس علم کے بعد تو ایسا شخص جلد جنت میں پہنچنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔

سوال4:اگرتم اپنے دعوے میں سچے ہوتو موت کی تمنا کرو۔اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:اس سے مراد حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے نزدیک دعوتِ مباہلہ ہے۔یعنی اس میں یہودیوں سے کہا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی دوستی میں سچے ہوتو مسلمانوں کے ساتھ مباہلہ کرلو۔مسلمان اور یہودی دونوں مل کر یہ دُعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ اسے موت عطا فرمائے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

اور وہ اس کی کبھی تمنا نہیں کریں گے اُن کاموں کی وجہ سے جن کو اُن کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔(7)

سوال1:اللہ تعالیٰ کے فرمان''یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے'' کی وضاحت کریں۔

جواب:1۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جو نافرمانی کے کافرانہ کام کیے ہیں اور جو کتاب میں تحریف کی ہے اس کی وجہ سے یہ کبھی موت کی تمنا نہ کریں گے۔

2۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اعمال انہوں نے آگے بھیجے ہیں اس کی وجہ سے یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔

سوال2:''اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔''اس کی وضاحت کریں۔

جواب:1۔اللہ تعالیٰ یہود کے دل کے حال کو جانتا ہے کہ وہ موت سے محبت نہیں رکھتے۔

2۔اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو بھی جانتا ہے کہ وہ بے عمل نافرمانیاں کرنے والے ہیں۔

3۔اللہ تعالیٰ نے حق سے ہٹے ہوئے طرزِ عمل کو ظلم قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ظلم کرنے والوں کو میں جانتا ہوں۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

کہہ دو کہ یقیناً موت جس سے تم سب بھاگتے ہو تو یقیناً وہ تم سب سے ملنے ہی والی ہے۔پھر تم سب غیب اور ظاہر کو جاننے والے کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔پھر وہ تم سب کو بتادے گا جو کچھ تم عمل کرتے تھے۔(8)

سوال1:موت کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے کیسے واضح کیا ہے؟

جواب:1۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں پہنچ کر رہے گی۔یعنی یہ زندگی ختم والی ہے۔اس دنیا میں تم جتنا بھی بھاگ لو،تم موت کے منہ میں پہنچ جاؤ گے۔کوئی جائے فرار نہیں ہے۔

2۔موت کے بعد تمہیں غیب اور حاضر کے جاننے والے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ جانا ہے۔اس لوٹ جانے سے بھی بھاگنا ممکن نہیں۔

3۔پھر اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے کام بتادے گا یعنی وہاں حساب کتاب ہوگا۔اس سے بھاگنے کی بھی کوئی جگہ نہیں۔

رکوع ایک نظر میں

موضوع: ''دعوت اسلامی کے پھیلاؤ کے لیے اللہ تعالیٰ نے انتخاب کرلیا ہے''۔

1۔ دعوتِ اسلامی کے پھیلاؤ کا طریقۂ کار:	1۔ اُمیوں میں سے ایک رسول اُنہی میں سے بھیجا۔	(الجمعة:2)
	2 جو رسول اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔	(الجمعة:2)
	3۔ رسول ان کی تربیت کرتا ہے۔	(الجمعة:2)
	4۔ رسول کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔	(الجمعة:2)
	5۔ اس رسول کی بعثت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔	(الجمعة:3)
2۔ جن لوگوں کو حاملِ تورات بنایا گیا:	1۔ انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا۔	(الجمعة:5)
	2۔ ان کی مثال گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے۔	(الجمعة:5)
	3۔ بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔	(الجمعة:5)
3۔ یہودی بننے والوں سے کہہ دو:	1۔ ان کو گھمنڈ ہے کہ بس یہی اللہ تعالیٰ کے چہیتے ہیں۔	(الجمعة:6)
	2۔ ان سے کہہ دیں کہ اگر یہ اپنے گمان میں سچے ہیں تو موت کی تمنا کریں۔	(الجمعة:6)
	3۔ یہ ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے ان کاموں کی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے۔	(الجمعة:7)
	4۔ ان سے کہو: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو ملنے والی ہے۔ پھر تم اس کے سامنے پلٹائے جاؤ گے۔	(الجمعة:8)
	5۔ جو پوشیدہ وظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہ تمھیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔	(الجمعة:8)
4۔ پسندیدہ رویے:	1۔ اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سُنانا۔	(الجمعة:2)
	2۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حکمت کی تعلیم دینا۔	(الجمعة:2)
	3۔ ایمان والوں کی تربیت کرنا۔	(الجمعة:2)
5۔ ناپسندیدہ رویے:	1۔ کھلی گمراہی میں ہونا۔	(الجمعة:2)
	2۔ کتاب کی ذمہ داریوں کو نہ اُٹھانا۔	(الجمعة:5)
	3۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا۔	(الجمعة:5)
	4۔ ظلم کرنا۔	(الجمعة:7)

6۔تعلق باللہ: 1۔اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ (الجمعة:1)
2۔وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس۔ (الجمعة:1)
3۔وہ زبردست اور حکیم ہے۔ (الجمعة:1)
4۔اللہ تعالیٰ ہی نے امیوں میں سے رسول بھیجا۔ (الجمعة:2)
5۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ (الجمعة:4)
6۔اللہ تعالیٰ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔ (الجمعة:4)
7۔اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (الجمعة:5)
8۔موت کے بعد اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے پیش کیا جانا ہے۔ (الجمعة:8)
9۔اللہ تعالیٰ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ (الجمعة:8)
10۔اللہ تعالیٰ بتادے گا کون کیا کر کے آیا ہے۔ (الجمعة:7)

7۔تعلق بالرسول: 1۔رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سُنائیں۔ (الجمعة:2)
2۔رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حکمت کی تعلیم دی۔ (الجمعة:2)
3۔رسول اللہ ﷺ نے ایمان والوں کی تربیت کی۔ (الجمعة:2)
4۔رسول اللہ ﷺ نے کتاب کی ذمہ داریاں نہ اُٹھانے والوں کے بارے میں بتایا۔ (الجمعة:5)

8۔مقصد زندگی: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حکمت کی تعلیم دینا۔ (الجمعة:2)

ہم کیا کریں؟

☆ دعوت اسلامی کے پھیلاؤ کے لیے تلاوتِ آیات، تعلیمِ کتاب، تعلیمِ حکمت اور تزکیہ کا طریقہ اختیار کرنا ہے۔
☆ کتاب کا کام کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

جائزے کے سوالات

	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
کیا میں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو پڑھ کر سُنانے کا ارادہ کر لیا ہے؟				
کیا میں نے کتاب اور حکمت کی تعلیم سیکھنے کا ارادہ کر لیا ہے؟				
کیا میں نے ایمان والوں کی تربیت کے طریقہ کار کے بارے میں جان لیا ہے؟				
کیا میں نے کتاب کی ذمہ داریاں نہ اُٹھانے والوں کے بارے میں جان لیا ہے؟				

	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
کیا میرے دل کو یقین ہے کہ				
اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے؟				
وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس؟				
وہ زبردست اور حکیم ہے؟				
اللہ تعالیٰ نے امیوں میں سے رسول اٹھایا؟				
اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے؟				
اللہ تعالیٰ بڑا فضل فرمانے والا ہے؟				
ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا؟				
موت کے بعد اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے پیش کیا جانا ہے؟				
اللہ تعالیٰ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے؟				
اللہ تعالیٰ بتا دے گا کون کیا کر کے آیا ہے؟				

رکوع نمبر:2

يَآاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	نُوْدِيَ
اے لوگو	جو	وہ ایمان لائے	جب	پکارا جائے
اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب				

لِلصَّلٰوةِ	مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ	فَاسْعَوْا	اِلٰى	ذِكْرِ اللّٰهِ
نماز کے لیے	جمعہ کے دن	تو سب دوڑو	طرف	اللہ تعالیٰ کے ذکر کے
جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو				

وَذَرُوا	الْبَيْعَ ط	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
اور سب چھوڑ دو	خرید وفروخت	یہ	بہتر ہے	تم سب کے لیے	اگر	ہو تم سب
اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تم سب کے لیے بہتر ہے اگر تم سب						

تَعْلَمُوْنَ ۝٩	فَاِذَا	قُضِيَتِ	الصَّلٰوةُ	فَانْتَشِرُوْا	فِي الْاَرْضِ
تم سب جانتے	پھر جب	وہ پوری ہو جائے	نماز	پھر سب پھیل جاؤ	زمین میں
جانتے ہو۔(9) پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ					

وَابْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	لَّعَلَّكُمْ
اور سب تلاش کرو	اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے	اور سب یاد کرو	اللہ تعالیٰ کو	کثرت سے	تاکہ تم سب
اور اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے تلاش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تم سب					

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَإِذَا	رَاَوْا	تِجَارَةً	اَوْلَهْوًا	انْفَضُّوْا
تم سب کامیاب ہو جاؤ	اور جب	اُنھوں نے دیکھا	تجارت	یا کھیل تماشہ	وہ منتشر ہو کر لپک گئے
کامیاب ہو جاؤ۔(10) اور جب اُنھوں نے تجارت یا کھیل تماشا دیکھا					

اِلَيْهَا	وَتَرَكُوْكَ	قَآئِمًا ؕ	قُلْ	مَا عِنْدَ اللهِ
طرف اُس کے	اور چھوڑ دیا اُنھوں نے تجھے	کھڑے ہوئے	کہہ دو	جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے
تو منتشر ہو کر اُس کی طرف لپک گئے اور تمھیں کھڑا چھوڑ دیا۔ کہہ دو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے				

خَيْرٌ	مِّنَ اللَّهْوِ	وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ	وَاللهُ	خَيْرُ
بہتر	کھیل تماشے سے	اور تجارت سے	اور اللہ تعالیٰ	بہترین ہے
کھیل تماشے سے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ				

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع
رزق دینے والوں میں
رزق دینے والوں میں سے بہترین ہے۔(11)

مقاصد

اس رکوع کو پڑھنے کے بعد ہمیں اس قابل ہو جانا چاہیے کہ:

1۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا سیکھ سکیں۔ (الجمعة:9)

2۔ تجارت اور کھیل تماشے کو نماز کے مقابلے میں ترجیح دینے کی حقیقت کو سمجھ سکیں۔ (الجمعة:11)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا

الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ و اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تم سب کے لیے بہتر ہے اگر تم سب جانتے ہو۔(9)

سوال1: یوم جمعہ کو جمعہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب:1۔ جمعہ کے دن کو جمعہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس دن اللہ تعالیٰ ہر چیز کی پیدائش سے بالکل فارغ ہو گئے۔ اس اعتبار سے گویا ساری مخلوقات کا اجتماع ہو گیا۔

2۔ جمعہ کے دن کو اس لیے جمعہ کہتے ہیں کہ اس دن نماز کے لیے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔

سوال2: جمعہ کے دن مسلمانوں کو اذان دیئے جانے پر کیا احکامات دیئے گئے؟

جواب:1۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

2۔ خرید وفروخت چھوڑ دو۔

سوال3: اذان کس طرح دی جائے؟ اس کے الفاظ کیا ہوں؟ کیا قرآنِ مجید میں اس کی وضاحت ملتی ہے؟

جواب: قرآنِ مجید میں اذان کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں ملتی جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قرآنِ مجید کو سمجھنا حدیث کے بغیر ممکن نہیں۔

سوال4: ''اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو۔'' اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:1۔ یہاں دوڑنے سے مراد بھاگ کر آنا نہیں ہے۔

2۔ یہاں اس سے مراد ہے کہ نماز کے لیے فوراً آجاؤ۔

یعنی اپنے کام ختم کر دو اور فوراً نماز کے لیے آجاؤ۔

سوال5: کیا نماز کے لیے دوڑ کر آنا باعثِ ثواب ہے؟

جواب:1۔ نماز کے لیے دوڑ کر آنا منع ہے۔

2۔ نماز کے لیے وقار اور سکینت کے ساتھ آنے کی تلقین کی گئی ہے۔(صحیح بخاری، کتاب الاذان)(صحیح مسلم، کتاب المساجد)

سوال6: 'اذان' سے یہاں کون سی اذان مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد دوسری اذان ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں فقط یہی اذان ہوئی تھی اور آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو جاتے تھے۔(فتح القدیر)

رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ایک ہی اذان پر اکتفا کرنا چاہیے۔

سوال7: خرید وفروخت چھوڑ دینے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد دنیا کے مشاغل اور مصروفیات ہیں۔ وہ جیسے بھی ہوں جمعہ کی اذان کے بعد انہیں چھوڑ دینا چاہیے۔

سوال 8: اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا، خرید وفروخت چھوڑنا کس مقصد کے لیے ہے؟

جواب: نمازِ جمعہ کا خطبہ سننے اور نماز کی ادائیگی کے لیے۔

سوال 9: جمعہ کا خطبہ سننے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے جامع مسجد کے دروازے پر آنے والوں کے نام لکھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح۔ پھر مینڈھے کی قربانی کا ثواب رہتا ہے۔ اس کے بعد مرغی کا، اس کے بعد انڈے کا لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آجاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے دفاتر بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔'' (صحیح بخاری:929)

سوال 10: جمعہ کے دن کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے بہترین جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی میں وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی میں ان کو اس سے نکالا گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل یوم الجمعة:854)

سوال 11: جمعہ کے دن کے کیا آداب ہیں؟

جواب: 1۔ جمعہ کے دن غسل کرنا، خوشبو لگانا اور عمدہ کپڑے پہننا مستحب ہے۔

2۔ نمازِ جمعہ کے لیے اذان ہوتے ہی دنیاوی مصروفیات ترک کر دینا۔

3۔ جمعہ نماز کے لیے جانا۔

4۔ خطبۂ جمعہ توجہ اور خاموشی سے سننا۔ (صحیح بخاری، کتاب الجمعہ)

5۔ سورۂ کہف پڑھنا۔ (نسائی)

6۔ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا۔ (ابن ماجه)

سوال 12: نماز جمعہ کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص جمعے کے دن غسل کرے، اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے یا اپنے گھر میں موجود خوشبو استعمال کرے۔ پھر وہ گھر سے نکلے اور (مسجد میں) دو آدمیوں کے درمیان (گھس کر ان میں) تفریق نہ کرے۔ پھر اس کے مقدر میں جو ہو، وہ نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کی درمیانی مدت میں ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری:883)

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩

پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے تلاش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تم سب کامیاب ہو جاؤ۔ (10)

سوال 1: نمازِ جمعہ کے بعد کیا کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: 1۔ نمازِ جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔

2۔ اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

سوال 2: "اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ تجارت کے کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ یعنی جمعہ کے پورے دن تجارت کا سلسلہ ختم کرنے کی ضرورت نہیں فقط نماز کے وقت کی ضرورت ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جمعہ کے پورے دن کی چھٹی ضروری نہیں۔

سوال 3: جمعہ کی نماز کے بعد ذکر کرنے سے کیا پتہ چلتا ہے؟

جواب: اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نماز کے بعد بھی ذکر ضروری ہے اور ذکر کرنا چاہیے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ

وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪

اور جب اُنہوں نے تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو منتشر ہو کر اُس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔ کہہ دو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کھیل تماشے سے اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رزق دینے والوں میں سے بہترین ہے۔" (11)

سوال 1: تجارت یا تماشا دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کو کھڑا چھوڑ دینے سے کس واقعے کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: اس سے اشارہ ہے اس واقعے کی طرف جب مدینہ میں ایک قافلہ آیا اور لوگوں کو پتہ چلا تو وہ خطبے کو چھوڑ کر خرید و فروخت کے لیے چلے گئے۔ صرف بارہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں رہ گئے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری تفسیر سورۃ الجمعہ، صحیح مسلم کتاب الجمعة)

سوال 2: کھڑا چھوڑ دینے سے خطبۂ جمعہ کے بارے میں کیا پتہ چلتا ہے؟

جواب: اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خطبۂ جمعہ کھڑے ہو کر دینا سنت ہے۔ حدیث رسول ﷺ میں ہے:

آپ ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے جن کے درمیان آپ ﷺ بیٹھتے تھے، قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعة)

سوال 3: "اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ بہتر ہے۔" اس کی وضاحت کریں۔

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ نیک اعمال کا جو بدلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔

سوال4: اللہ تعالیٰ کی جزا کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔ یہ بات کس وجہ سے کی گئی؟

جواب: یہ بات اس لیے کی گئی تھی کہ مسلمان دوڑ کر مسجد سے چلے گئے تھے اور انہوں نے خطبہ للہ جمعہ نہیں سنا۔

سوال5: وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ کی وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے لہٰذا وہی یہ حق رکھتا ہے کہ اس سے رزق کی امید رکھی جائے، رزق طلب کیا جائے۔

سوال6: رزق کے حصول کا بڑا سبب کیا ہے؟

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنا۔

رکوع ایک نظر میں

موضوع: ''جب نماز جمعہ کے لیے پکارا جائے۔''

1۔ جب نماز جمعہ کے لیے پکارا جائے:	1۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو۔	(الجمعة:9)
	2۔ خرید و فروخت چھوڑ دو۔	(الجمعة:9)
	3۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔	(الجمعة:9)
	4۔ جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے تلاش کرو۔	(الجمعة:10)
	5۔ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو شاید تم کامیاب ہو جاؤ۔	(الجمعة:10)
2۔ جب انہوں نے کھیل تماشا دیکھا:	1۔ جب انہوں نے کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔	(الجمعة:11)
	2۔ ان سے کہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے۔	(الجمعة:11)
	3۔ اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔	(الجمعة:11)
3۔ پسندیدہ رویے:	1۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا۔	(الجمعة:9)
	2۔ اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے تلاش کرنا۔	(الجمعة:10)
	3۔ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا۔	(الجمعة:10)
4۔ ناپسندیدہ رویے:	تجارت اور کھیل تماشے کو نماز کے مقابلے میں ترجیح دینا۔	(الجمعة:11)

5۔تعلق باللہ: 1۔اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا چاہیے۔ (الجمعة:9)
2۔اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ (الجمعة:10)
3۔جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کھیل تماشا اور تجارت سے بہتر ہے۔ (الجمعة:2)
4۔اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (الجمعة:11)

6۔تعلق بالرسول: 1۔رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا سکھایا۔ (الجمعة:9)
2۔رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے تلاش کرنے کی ترغیب دلائی۔ (الجمعة:10)
3۔رسول اللہ ﷺ نے تجارت اور کھیل تماشے کو نماز کے مقابلے میں ترجیح دینے کی حقیقت واضح کی۔ (الجمعة:11)

7۔مقصد زندگی: اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا۔ (الجمعة:9)

ہم کیا کریں؟

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

جائزے کے سوالات	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
کیا میں نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنے کا ارادہ کرلیا ہے؟				
کیا میں نے تجارت اور کھیل تماشے کو نماز کے مقابلے میں ترجیح نہ دینے کا ارادہ کرلیا ہے؟				
کیا میرے دل کو یقین ہے کہ				
اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنا چاہیے؟				
اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا ہی کامیابی کی ضمانت ہے؟				
جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کھیل تماشا اور تجارت سے بہتر ہے؟				
اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے؟				